سوال

(37)وظیفہ خوانی میں لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا وظیفہ پڑھنا یا کلمہ خوانی اس طور پر کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ (محمد شہادت اللہ خریدار اہل حدیث 11769)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کلمہ طیبہ کے دوحصے ہیں۔ ایک میں توحید کی تصدیق ہے دوسرے میں رسالت کی تصدیق ہے۔ دونوں کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ دونوں حصوں کو تصدیق کے طور پر پڑھنا بلکہ شرعی حکم ہے۔ اس کو وظیفہ نہیں کہتے۔ وظیفہ ہے یا اللہ یا رحمٰن ندا کے ساتھ اسی طرح سے کوئی یا محمد۔ یا رسول کہے تو بلاشک ناجائز ہے۔ (یکم محرم 1365)

تشریح از علامہ ابوالقاسم بنارسیؒ

بات یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے کے دو موقع ہیں۔ ایک تو بطور اقرار وشہادت کے دوسرے بطور ذکر وعبادت کے موقع اول میں تو دونوں جزملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر دونوں جزوں کے شہادت مکمل نہ ہوگی۔ اسی لیے فرمایا گیا۔ الاسلام ان تشهدان لا اله الا الله وان محمد رعبده ورسوله (متفق علیه)

لیکن موقع ذکر وعبادت میں فقط لاالہ الااللہ ہی ہے۔ کیونکہ عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ عبد ہیں نہ معبود۔ جیسا کہ عبدہ ورسولہ کے لفظ سے ظاہر ہے اور حدیثوں میں بھی ایسے مقام پر صرف لاالہ الااللہ ہی آیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔ لقنوا موتیکم لا اله الا الله (مسلم) من کان اخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة (ابوداؤد) افضل الزکر لا اله الا الله (ترمذي ابن ماجه) ایها الناس قولو لااله الا الله واترکو االلات والعزي۔ ۔ ۔ ماقال عبد لا اله الا الله الا فتحت له ابواب السماء (ترمذي) قل لا اله الا الله (شرح السنة ومشکواة)

ان اوران جیسی احادیث میں ''محمد رسول اللہ'' کا لفظ نہیں ہے۔ غالباً اسی لیئے صوفیاء کے نزدیک بھی ذکر عبادت میں لاالہ الااللہ ہی ہے۔ اوراس کے پڑھنے کے خاص طریقے مقرر ہیں۔ لہذا اہل حدیث بالاتفاق صوفیاء کرام یہ کہتے ہیں۔ کہ ذکر وعبادت کے موقع پر تو صرف لاالہ الااللہ ہی ہے۔ جیسا کہ خود آپ ﷺ نے فرمایا ہے ایسا ہی صوفیاء کا عمل ہے۔ ہاں اقرار شہادت کے وقت محمد رسول اللہ ﷺ کہنا ضروری ہے۔ ورنہ بغیر اس کے ایمان مقبول نہ ہوگا۔ اوراس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

جلد01ص179

محدث فتویٰ